www.xtrapapers.com

Cambridge O Level

Cambridge International Examinations
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | CANDIDATE NUMBER

1173673644

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2017**

1 hour 45 minutes

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your answers in the spaces provided on the question paper.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.
Write your answers in Urdu.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے لکھیے۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔
بار کوڈ پر مت لکھیے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اپنے جوابات اردو میں تحریر کیجیے۔
اس پرچے میں دیے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔ [ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (ST/SW) 133734/2
© UCLES 2017

CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

© UCLES 2017

www.xtrapapers.com

PART 1: Language usage

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 دن پِھرنا :

____

______________________________ [1]

2 جی چُرانا :

____

______________________________ [1]

3 تِیر مارنا :

____

______________________________ [1]

4 دانت پیسنا:

____

______________________________ [1]

5 اوس پڑنا :

____

______________________________ [1]

[Total: 5]

www.xtrapapers.com

Sentence transformation

نیچے دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کو اس طرح بدلیں کہ مفہوم الٹ ہو جائے۔

مثال: دفتر عارضی طور پر قدیم عمارت میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

دفتر مستقل طور پر جدید عمارت میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

6 گرمی کے موسم میں سورج جلدی طلوع ہوتا ہے۔

[1]

7 تاریکی میں راستہ ڈھونڈنا دشوار تھا۔

[1]

8 شہری زندگی عموماً تیز رفتار ہوتی ہے۔

[1]

9 دائیں طرف مڑیں تو ایک طویل سڑک باغ تک جاتی ہے۔

[1]

10 سچّائی کا ساتھ دینے والا ہمیشہ پُرسکون رہتا ہے۔

[1]

[Total: 5]

www.xtrapapers.com

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

میٹھی زبان اور اچھا اخلاق ایسی خوبیاں ہیں جو ______ [11] کو نکھار عطا کرتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی دنیاوی ______ [12] سے معمولی رُتبہ انسان اپنے اخلاق اور زبان کی ______ [13] کے سبب ہر دل عزیز بن جاتا ہے اور دولت اور ظاہری حُسن سے مالا مال انسان حسنِ اخلاق سے ______ [14] کی بنا پر ناپسند کیا جاتا ہے۔ گویا خوش اخلاقی سے ہی دلوں کو ______ [15] کیا جاسکتا ہے۔

دلکش۔	اعتراف۔	نرمی۔	سوال۔	تصویر۔	حسین۔	اعتبار۔	سختی۔
محرومی۔	تعمیر۔	شخصیت ۔	انتظار۔	خرابی۔	تسخیر۔	ضرورت۔	

11 ____________________ [1]

12 ____________________ [1]

13 ____________________ [1]

14 ____________________ [1]

15 ____________________ [1]

[Total: 5]

© UCLES 2017

www.xtrapapers.com

PART 2: Summary

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

چین کا "دریائے زرد" جسے چین کے لوگ ہوانگ ہی کے نام سے بھی پکارتے ہیں، دنیا کے مشہور دریاؤں میں سے ایک ہے۔ پانی میں زرد رنگ کی مٹّی کی بہتات کے باعث یہ دریائے زرد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ چین کے مغربی حصے میں بایان آر کے پہاڑوں سے شروع ہو کر طویل مسافت طے کرتا ہوا خلیج بوہائی کے مقام پر سمندر میں شامل ہوتا ہے۔ وسیع علاقوں میں پانی کی فراہمی اور منافع بخش زراعت اس دریا کی مرہونِ منت ہے۔ اسے چینی تہذیب کا گہوارہ کہا جاتا ہے، کیونکہ اس کے کنارے ہی قدیم چینی تہذیب پروان چڑھی۔ پرانے وقتوں میں یہ علاقے چین کے سب سے زیادہ خوشحال علاقے تھے۔ قدیم چینی داستانوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے جن کے مطابق یہ دریا کہکشاؤں سے ہوتا ہوا سیدھا جنّت سے آتا ہے۔ تاریخ کے طویل دور میں یہ دریا اپنی افادیت یا تباہ کاریوں کے باعث شہرت کا حامل رہا ہے۔

یہ دنیا کا سب سے زیادہ مٹیالا دریا ہے جو ہر سال سینکڑوں ٹن مٹی سمندر کی نذر کرتا ہے۔ چینی زبان کا ایک محاورہ "جب دریائے زرد کا بہاؤ شفاف ہو گا" ایسی چیز کے بارے میں بولا جاتا ہے جو کبھی نہیں ہو گی۔ دریا کی تہہ مٹّی جمع ہونے سے مسلسل بلند ہوتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے کئی مرتبہ دریا اپنا راستہ بدل چکا ہے۔ پانی ذخیرہ کرنے اور سیلاب سے بچاؤ کے لیے بنائے گئے ڈیم بھی مٹی کی بڑی مقدار کی وجہ سے زیادہ عرصہ کارآمد نہیں رہتے۔

دریائے زرد میں آنے والے سیلاب بے شمار جانی و مالی نقصان کا باعث بنتے رہے ہیں۔ تاریخ کا سب سے تباہ کن سیلاب 1332 عیسوی کا تھا، جس میں 70 لاکھ لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ قدرتی سیلابوں کے علاوہ 1938ء میں جنگ کے دوران جاپانی فوجوں کی پیش قدمی روکنے کے لیے چینی حکومت نے خود دریا کے بند توڑ دیے، جس سے ہزاروں کلومیٹر علاقہ زیرِ آب آ گیا اور لاکھوں لوگ ہلاک اور بے گھر ہوئے۔ دریا کی تباہ کاریوں کے بعد متاثرہ علاقوں میں قحط اور بیماریوں کے باعث مزید لوگ مارے جاتے ہیں۔

موجودہ دور میں اس دریا کو فیکٹریوں کے فاضل مادوں اور تیزی سے بڑھتی شہری آبادی کے نکاسیِ آب کی وجہ سے شدید آلودگی کا سامنا ہے۔ ایک جائزے کے مطابق دریا کا ایک تہائی حصہ اس قدر آلودہ ہو چکا ہے کہ اس کا پانی کاشت کاری یا صنعتی استعمال کے لیے بھی موزوں نہیں ہے۔ دریائے زرد کے نرم خول والے کچھوے جو چینی کھانوں میں بہت پسند کیے جاتے ہیں آج کل زیادہ تر فارموں میں پالے جا رہے ہیں جو اکثر دریا کے اطراف کے علاقوں میں بنائے گئے ہیں۔

www.xtrapapers.com

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) جغرافیہ

(b) ثقافتی اہمیّت

(c) مٹّی کے اثرات

(d) سیلاب

(e) آلودگی

[Total: 10]

www.xtrapapers.com

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

مروارید یا سچا موتی ایسا قیمتی پتھر ہے جو سمندر کی تہہ میں پائے جانے والے جاندار سیپ یا گھونگے کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اسے دوسرے قیمتی پتھروں کی طرح تراشنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ قدرتی طور پر تراشا ہوا اور بے عیب چمک دار ہوتا ہے۔ قدرتی موتی اس وقت پرورش پانا شروع کرتا ہے جب ریت کا کوئی باریک ذرّہ کسی گھونگے کے خول کے اندر داخل ہو کر اس کے جسم میں سوزش کا باعث بنتا ہے۔ اِس تکلیف سے نجات کے لیے گھونگا کیلشیم کاربونیٹ کی تہیں ذرّے کے گرد چڑھانے لگتا ہے، یہاں تک کہ ایک تابدار موتی وجود میں آجاتا ہے۔ فارمنگ کے ذریعے موتیوں کی پیداوار بھی اسی طریقے پر ہوتی ہے، مگر فرق یہ ہے کہ حادثاتی طور پر کسی ذرّے کے سیپ کے اندر پہنچنے کے بجائے موتیوں کے کاشتکار خود ریت کے ذرّے یا نقلی موتی کو سیپ کے اندر رکھ دیتے ہیں، جہاں اسی طریقے سے اس پر کیلشیم کاربونیٹ کی تہیں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔

گھونگوں کے خول کی اندرونی تہہ کی رنگت کے لحاظ سے موتی کا رنگ بھی سفید، گلابی، سبز، نیلا، پیلا، سرمئی یا سیاہ ہو سکتا ہے۔ سفید موتی سب سے زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں، جبکہ سیاہ موتی سب سے قیمتی اور نایاب سمجھے جاتے ہیں۔ موتی کی قیمت کا تعیّن اس کے رنگ، سائز اور سطح کے معیار کے مطابق کیا جاتا ہے۔ زیبائش کے علاوہ اصلی موتی بعض دوائیوں، کاسمیٹکس اور رنگ تیار کرنے میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز سے پہلے تک موتیوں کی فارمنگ کا کوئی تصوّر نہیں تھا۔ سمندروں یا جھیلوں میں غوطہ خوری کے ذریعے گھونگوں کو نکال کر موتی تلاش کئے جاتے تھے۔ اس طریقے سے تین چار اچھے موتی حاصل کرنے کے لیے ایک ٹن سے بھی زیادہ گھونگے نکالنا پڑتے تھے۔ اس کام کے لیے اکثر غوطہ خوروں کو مخصوص لباس اور حفاظتی تدابیر کے بغیر سو فٹ سے زیادہ گہرائی میں جانے پر مجبور کیا جاتا تھا، جہاں انہیں سمندری جانوروں سے بھی خطرہ ہوتا اور دیر تک سانس روکنا بھی نقصان دہ ہو سکتا تھا۔ اس طرح حاصل ہونے والے موتی تعداد میں کم اور بہت قیمتی ہوتے تھے۔ عموماً غیر معمولی طور پر بڑا موتی حاصل ہونے پر اسے علاقے کے حکمران کی ملکیّت سمجھا جاتا اور بازار میں کھلے عام فروخت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج کل فارمنگ کے ذریعے ہر سال کئی بلین موتی حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بحرین اور آسٹریلیا میں قدرتی طریقے سے پیدا ہونے والے موتیوں کی تلاش کا کام بھی جدید آلات استعمال کر کے کیا جاتا ہے۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 عبارت میں موتی اور دیگر قیمتی پتھروں میں کون سے دو فرق بیان ہوئے ہیں؟

[2]

18 موتی بننے کے عمل کو حادثاتی کیسے کہا جا سکتا ہے؟

[1]

19 موتیوں کی تیّاری کے طریقے میں انسان قدرتی عمل کی کیسے نقل کر سکتا ہے؟

[1]

20 کون سی خصوصیات موتی کی قیمت پر اثر انداز ہوتی ہیں؟ تین باتیں لکھیں۔

[3]

21 زیورات کے علاوہ موتیوں کا استعمال کہاں کیا جاتا ہے؟

[3]

22 قدرتی ماحول میں موتیوں کی تلاش میں غوطہ خوروں کے لیے کیا خطرات تھے؟ تین باتیں لکھیں۔

[3]

23 آج کل موتیوں کے حصول کے طریقہ کار میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

[2]

[Total: 15]

www.xtrapapers.com

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

آگ کا استعمال انسان ہزاروں برس سے کرتا چلا آرہا ہے، لیکن آج سے چار سو سال پہلے تک آگ جلانے کے لیے چقماق یا سورج کی شعاؤں سے کام لیا جاتا تھا۔ اسی لیے اکثر گھروں میں چولہے میں جلنے والی آگ کو پوری طرح بجھنے نہیں دیا جاتا تھا تاکہ بوقت ضرورت آسانی سے آگ سلگائی جا سکے۔ ماچس کا استعمال سترہویں صدی عیسوی میں شروع ہوا، جب فاسفورس کی آتش گیر خصوصیات دریافت ہوئیں۔ ابتدائی دور کی ماچس میں تیلی کے ایک سرے پر لگے کیمیائی مرکب کو گندھک کے تیزاب میں ڈبویا جاتا تھا، جس سے شعلہ تیز آواز سے بھڑک کر جل اٹھتا۔ مزید آسانی کے لیے تیزاب کو شیشے کے ایک کیپسول میں بھر کر اس کے اوپر آتش گیر مصالحے کی تہہ چڑھا دی گئی۔ کاغذ میں لپٹے ہوئے اس کیپسول کو دبا کر توڑا جاتا تو وہ آگ پکڑ لیتا تھا۔ لیکن جلنے کی ناگوار بُو اور خطرناک طریقۂ استعمال کی وجہ سے ان کیمیائی ماچسوں کو کوئی خاص مقبولیّت حاصل نہ ہو سکی۔

اگرچہ دو سطحوں کو رگڑ کر آگ پیدا کرنے کا طریقہ قدیم زمانے سے رائج تھا، لیکن اس طریقے سے جلنے والی ماچس 1826ء میں ایجاد ہوئی، جب جان واکر نامی ایک ماہرِ ادویات نے لیبارٹری کے آلات کی صفائی کے دوران فاسفورس کو رگڑنے پر آگ پکڑتے دیکھا۔ اس نے پہلی جدید ماچس کی ڈبیا متعارف کرائی جس میں تیلیوں کو رگڑ کر جلانے کے لیے ریتیلے کاغذ کا ٹکڑا بھی رکھا ہوتا تھا۔ یہ ماچس نسبتاً بہتر تھی، مگر اب بھی جلتے ہوئے حصّے کے ٹوٹ کر گرنے سے لباس یا قالین جل جاتے۔ 1836ء میں ہنگری سے تعلّق رکھنے والے کیمسٹری کے ایک طالب علم نے ایسی ماچس ایجاد کی جس کا مصالحہ رگڑ کر جلانے پر بکھرتا نہیں تھا۔ اس کے بعد ماچس بنانے کی بہت سی فیکٹریاں قائم ہو گئیں۔ اس وقت تک ماچسوں میں سفید فاسفورس کا استعمال ہو رہا تھا، جس کے انتہائی زہریلے اثرات کی وجہ سے ماچس کی فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور دانتوں اور ہڈیوں کی مہلک بیماری کا شکار ہونے لگے۔ اس کے علاوہ ماچس کی ایک ڈبیا میں سفید فاسفورس کی اتنی مقدار موجود ہوتی جو ایک انسان کی جان لے سکتی تھی۔ اس بنا پر ماچس کی تیلیوں پر لگے مصالحے کو کھانے سے حادثاتی اموات اور خودکشی کے بھی کئی واقعات سامنے آئے۔ 1888ء میں سفید فاسفورس کے استعمال کے خلاف متعدّد مظاہروں، ہڑتالوں اور تحریری احتجاج کے نتیجے میں یورپ کے مختلف ممالک نے اس پر پابندی عائد کرنا شروع کر دی۔

بیسویں صدی کے آغاز میں محفوظ ماچس بنانے کے لیے سرخ فاسفورس کا استعمال کیا گیا، جو نقصان دہ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ آتش گیر اجزاء کو الگ الگ کرکے ماچس کی تیلی اور رگڑنے والی پٹّی پر لگا دیا گیا اور مزید حفاظت کی خاطر پٹّی کو ڈبیا کے باہر کی جانب لگایا گیا۔ یہ محفوظ ماچس اب دنیا میں ہر جگہ باآسانی دستیاب ہے اور انواع و اقسام کے لائٹرز کی موجودگی کے باوجود اس کی اہمیّت میں کمی نہیں آئی۔

www.xtrapapers.com

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 ماچس کی ایجاد سے پہلے آگ جلانے کے کون سے طریقے رائج تھے؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

25 عبارت کے مطابق ماچس کی ایجاد کیسے ممکن ہوئی؟

[1]

26 کیمیائی ماچسوں کی ناکامی کی کیا وجوہات تھیں؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

27 رگڑ کر جلانے والی ماچس اور کیمیائی ماچس میں کیا فرق تھا؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

28 ماچس میں سفید فاسفورس کا استعمال کن نقصانات کا باعث تھا؟ تین باتیں لکھیں۔

[3]

29 سفید فاسفورس پر پابندی کن اقدام کے نتیجے میں نافذ کی گئی؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

30 آج کل استعمال ہونے والی ماچس میں کیا حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی ہیں؟ تین باتیں لکھیں۔

[3]

[Total: 15]

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2017